سپریم کورٹ رپورٹس [1996] SUPP. 8 ایس سی آر۔

گورنمنٹ آف اے۔پی اور دیگر

بنام

جی۔لکشمن ریڈی اور دیگر

یکم نومبر 1996

[کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز]

توہین عدالت ایکٹ:1911

دفعہ 12۔پولیس کوارٹرز کی حفاظت کے لئے تعمیر کی گئی کمپاؤنڈ دیوار ۔ اس بنیاد پر دیوار گرانے کے لئے مقدمہ دائر کیا گیا کہ اس نے عوامی راستے میں رکاوٹ ڈالی تھی۔ پولیس نے نوٹس وصول کرنے سے انکار کرنے پر یکطرفہ حکم جاری کیا۔ دیوار کو منہدم کرنے کے وارنٹ جاری۔ پولیس اہلکار وارنٹ پر عمل درآمد میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ عدالتی افسران کو تھانے لے جایا گیا۔ منعقد: متعلقہ پولیس افسران کو قانون کی کوئی پرواہ نہیں تھی اور انہوں نے وارنٹ پر عمل درآمد میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔اس طرح انہوں نے واضح طور پر اور جان بوجھ کر ہٹ دھرمی کے ساتھ توہین کا ارتکاب کیا جو دفعہ 12 کے تحت قابل سزا ہے۔مجرموں کو سزا سنائی گئی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14821 آف 1996۔

1955 کے سی۔آر۔پی نمبر 2433 میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 21.11.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لئے مسز۔کے۔امریشوری اور جی۔پربھاکر۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایل۔این۔راؤ، آر۔ایس۔کرشنن اور پی۔پی۔سنگھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔

آندھرا پردیش کے نظام آباد ٹاؤن میں پولیس لائنز میں ایک کمپاؤنڈ کی دیوار تعمیر کی گئی تھی، جس کا مقصد پولیس کوارٹروں کی حفاظت کرنا تھا۔ 1991ء کے او ایس نمبر 123 میں ضلع منصف نظام آباد کی فائل پر اس بنیاد پر دیوار گرانے کا مقدمہ دائر کیا گیا تھا کہ پولیس نے دیوار کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالی ہے۔ 12 ستمبر 1991 کو حکم نامہ جاری کیا گیا کیونکہ پولیس نے نوٹس وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔عملداری کی درخواست یکم دسمبر 1991 کو فرمان ہولڈر کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔عدالت نے عملداری پر نوٹس جاری کیا تھا۔اس کے بعد 7 فروری 1996 کو دیوار گرانے کا وارنٹ جاری کیا گیا۔وارنٹ کو نافذ کرنے کے لئے شری مدھوسودھن بھٹ کو سونپا گیا تھا۔وہ وینکیا، ایک اور اہلکار عدالت، سید احمد علی اور جی ونائک راج کے ساتھ مزدوروں کے ساتھ تعمیر شدہ دیوار کو منہدم کرنے کے مقام پر گئے۔جب وہ دیوار گرانے کے عمل میں تھے، اب ریکارڈ سے یہ واضح ہے کہ سرکل انسپکٹر آف پولیس نرسمہا راجو، سب انسپکٹر آف پولیس، لکشمی نارائن اور دیگر پولیس فورس نے وہاں جا کر وارنٹ پر عمل درآمد میں رکاوٹ ڈالی تھی۔وہ عدالت کے افسروں کو تھانے لے گئے۔یہ اہلکار عدالت کی رپورٹ ہے کہ انہیں غلط طریقے سے تھانے میں قید کیا گیا تھا، اس حقیقت کے باوجود کہ انہوں نے مطلع کیا تھا کہ وہ کورٹ افسر ہیں اور وارنٹ پر عمل درآمد کے لئے اپنی ڈیوٹی کے ساتھ موقع پر آئے تھے۔اس رپورٹ کی بنیاد پر ایک شکایت درج کی گئی اور فیصلہ زیر التوا ہے۔لہٰذا ہمیں اس معاملے پر آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

یکطرفہ حکم نامے کو کالعدم قرار دینے سے انکار پر جب سرکاری ایجنٹ کی جانب سے دائر اپیل میں یہ معاملہ سامنے لایا گیا تو ہم نے 21 اپریل 1996 کو سرکل انسپکٹر آف پولیس 4 ٹاؤن نرسمہا راجو، 4 ٹاؤن کے سب انسپکٹر آف پولیس پی ایس لکشمی نارائن اور ہیڈ کانسٹیبل مرلی کو نوٹس جاری کیا۔ 4-ٹاؤن پولیس اسٹیشن، نرنجن، ہیڈ کانسٹیبل، 4- ٹاؤن پولیس اسٹیشن اور حمید، ریزروسب انسپکٹر، اسپیشل پارٹی۔ اس کے بعد سرکل انسپکٹر آف پولیس نرسمہا راجو اور سب انسپکٹر آف پولیس لکشمی نارائن نے اپنی موجودگی کا اعتراف کیا اور کہا کہ حالات کشیدہ تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہنگامہ برپا ہے۔ پولیس اہلکاروں اور عوام کی طرف سے ایک دوسرے پر پتھراؤ کرنے کی وجہ سے ہجوم نے امن و امان کا مسئلہ پیدا کیا تھا۔ وہاں تقریبا 300 سے 400 لوگ جمع تھے۔ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے انہوں نے امن و امان کی صورتحال کو کم کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا تھا۔ انہوں نے درخواست کی کہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ عدالتی افسران دیوار گرانے کے لئے وہاں آئے تھے۔ نتیجتاً وارنٹ پر عمل درآمد میں عدالت کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے کا ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ ان بیانات کے پیش نظر ہم نے نظام آباد کے ڈسٹرکٹ جج کو ہدایت دی کہ وہ ان افراد کا جائزہ لیں اور اپنی رپورٹ پیش کریں۔ فاضل ضلع جج نے 19 جولائی 1996 کو اپنی رپورٹ میں اس نتیجے کو ریکارڈ کیا ہے کہ مدھوسودھن بھٹ اور مذکورہ بالا عدالتی افسران اور ملازمین دیوار گرانے کے وارنٹ پر عمل درآمد کرنے گئے تھے۔ انہوں نے پایا کہ مرکزی ناظر نے پی وینکیا، عدالت اہلکار جی وینا یک راج اور ایس اے علی پروسیس سرور کو سونپا تھا لیکن سینٹرل ناظر کے پاس انہیں وارنٹ پر عمل درآمد کے لئے مدھوسودھن بھٹ اور وینکیا کے ساتھ جانے کی ہدایت دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ انسپکٹر اور سب انسپکٹر کی یہ عرضی کہ ہنگامہ آرائی اور امن و امان کا مسئلہ ہے، غلط اور بے بنیاد پایا گیا۔ کسی کو بھی کسی طرف سے کوئی چوٹ نہیں آئی اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی شکایت درج کی گئی۔ عدالت کے افسروں نے انہیں بتایا کہ وہ کمپاؤنڈ کی دیوار کو منہدم کرنے کے لئے وارنٹ کے ساتھ وہاں گئے تھے اور سب انسپکٹر نے ایک عدالت اہلکار کو زبردستی پولیس جیپ میں دھکیل دیا۔ یہ بھی تسلیم شدہ موقف ہے کہ وہ عدالتی افسران کو تھانے لے گئے تھے۔ عدالت کے افسروں کو غلط طریقے سے تھانے میں قید کیا گیا تھا یا نہیں، یہ معاملہ اب زیر سماعت ہے۔ لہٰذا ہمیں اس سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا پولیس اہلکاروں نے وارنٹ پر عمل درآمد میں رکاوٹ ڈالی تھی اور کیا عدالت کی توہین کی تھی؟ ڈسٹرکٹ جج نے اس نتیجے کو ریکارڈ کیا ہے کہ دو ہیڈ کانسٹیبلوں اور ریزروسوم انسپکٹر کی شناخت نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی سینئر ایڈوکیٹ نے گواہ نمبر 6 یا عدالت اہلکار یا پروسیس سرور کے طور پر پوچھ گچھ کی تھی۔ لیکن

حقیقت یہ ہے کہ ان تینوں افسران نے خاص طور پر موجود نہ ہونے کی درخواست کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے موجود نہ ہونے کی کی درخواست قبول کی ہے جو ان کے بالواسطہ اعتراف کو ثابت کرے گا۔لیکن انہوں نے کہیں اور اپنی موجودگی ثابت کرنے کی کوشش کی۔ بصورت دیگر ان کے لیے التجا کرنے کی کیا ضرورت نہیں تھی۔ ڈسٹرکٹ جج نے علیبی کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے کہ وہ اس تاریخ کو شہر میں موجود نہیں تھے۔ اس طرح، اس سے پتہ چلتا ہے کہ پولیس اہلکاروں میں سے پانچ افراد، جو اوپر بیان کیے گئے ہیں، اس وقت موجود تھے جب عدالتی افسران کی طرف سے پھانسی کے وارنٹ جاری کیے گئے تھے۔

پی ڈبلیو 6 کی جانب سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ دیوار منہدم ہونے کے بعد پولیس نے دیوار کی تعمیر نو کی تھی۔ اس سے پولیس کے غیر ذمہ دارانہ رویے کا پتہ چلے گا جسے قانون کا کوئی خیال نہیں ہے۔ یہ پولیس اہلکاروں کی طرف سے ایک مکروہ طرز عمل ہے۔ پولیس اور پی ڈبلیو 6 اور عوام کے درمیان بات چیت ہوتی دکھائی دی۔ ایسا لگتا ہے کہ پی ڈبلیو 6 دوبارہ تعمیر شدہ دیوار کو منہدم کرنے یا دیوار میں ایک گیٹ کھول کر عوام کو مفت راستہ فراہم کرنے پر زور دے رہا تھا جو گزرنے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ مذاکرات ناکام ہو چکے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے ضلع جج سے ملاقات کی تاکہ بعد میں صورتحال سے آگاہ کیا جاسکے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ پولیس اہلکاروں کو قانون کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور انہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور دیوار گرانے کے حکم نامے کے حامل کی جانب سے حاصل کردہ وارنٹ پر عمل درآمد میں عدالتی افسران کو عوامی فرائض کی انجام دہی میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں کیونکہ وہ پولیس اہلکار ہیں۔ انہیں قانون اپنے ہاتھ میں لینے، وارنٹ پر عمل درآمد کرنے والے عدالتی افسران کو غیر قانونی طور پر روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ لہٰذا انہوں نے واضح طور پر اور جان بوجھ کر ہٹ دھرمی کے ساتھ توہین عدالت کا ارتکاب کیا ہے جس کی سزا توہین عدالت ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت دی جاسکتی ہے۔

پھر سوال یہ ہوگا کہ؛ ان پر کیا سزا دی جائے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ پی ڈبلیو آئی انسپکٹر اور سب انسپکٹر نے خاص طور پر یہ موقف اختیار کیا ہے کہ تقسیم کے لئے ہنگامہ ہوا تھا جس کے لئے انہوں نے طاقت کا استعمال کیا تھا۔ اب یہ موقف واضح طور پر غلط پایا گیا ہے۔ فاضل ڈسٹرکٹ جج نے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا ہے کہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے۔ ان حالات میں انہیں سچائی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ انہوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ کیا معافی قبول کرنا یا جرمانہ عائد کرنا، جیسا کہ سینئر وکیل محترمہ کے امر یشوری نے دلیل دی ہے،

زخموں پر نمک پاشی ہوگی۔ کیا اسے ٹھیکہ دار سزا دینے کے جواز کے طور پر قبول کیا جا سکتا ہے؟ معاملے کے حقائق اور حالات کو دیکھتے ہوئے، ہمارا خیال ہے کہ سرکل انسپکٹر اور سب انسپکٹر، یعنی نرسمہا راجو اور شری لکشمی نارائن کو سزا دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے مطابق، انہیں دفعہ 12 کے تحت قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے اور 2 ماہ کی مدت کے لئے سادہ قید کاٹنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، انہیں ۲۰ روپے کا جرمانہ بھی ادا کرنا ہوگا۔ ڈیفالٹ پر ہر ایک کو 2000 روپے ادا کرنے ہوں گے، انہیں مزید 15 دن کی سزا کاٹنی ہوگی۔ جرمانے کی ادائیگی ذاتی طور پر ان کی جیب سے کی جائے گی۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نظام آباد کو چاہیئے کہ وہ اپنی تنخواہ میں سے ان کی کٹوتی کریں اور اسے عدالت کے اکاؤنٹ میں جمع کروائیں۔

جہاں تک دو ہیڈ کانسٹیبلوں اور ریزرو سب انسپکٹر کا تعلق ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اہم کردار ادا نہیں کیا حالانکہ وہ وارنٹ پر عمل درآمد میں رکاوٹ ڈالنے والی پارٹی کے رکن تھے۔ لہٰذا، انہیں دفعہ 12 کے تحت قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے اور ہر ایک کو 1000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی جاتی ہے۔ ڈیفالٹ کی صورت میں انہیں مزید 15 دن کی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جرمانے کی ادائیگی ذاتی طور پر ان کی جیب سے کی جائے یا ان کی تنخواہ سے کٹوتی کی جائے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے پاس جرمانے کی رقم یکساں طور پر عدالت کے اکاؤنٹ میں جمع ہوگی۔ اس کے مطابق توہین عدالت کی کارروائی کو مندرجہ بالا حد تک اجازت دی جاتی ہے۔ ہائی کورٹ کے ذریعہ تصدیق شدہ سابقہ حکم نامے کے خلاف ریاست کی طرف سے دائر اپیل خارج کردی جاتی ہے۔ ملزمین کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ ضلع جج کی جانب سے حکم موصول ہونے کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر نظام آباد کے ضلعی جج کے سامنے فوری طور پر سپرد کریں۔ رجسٹری کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس حکم سے ضلع جج نظام آباد، اے پی کو آگاہ کرے۔ ڈسٹرکٹ جج کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ انہیں نوٹس جاری کریں۔ ان کے سپرد کرنے پر انہیں سینٹرل جیل، چنچل گڑھ، حیدرآباد، آندھرا پردیش میں سزا کاٹنے کے لیے بھیج دینا چاہیے۔ ڈسٹرکٹ جج کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ ہدایت کی تعمیل کی رپورٹ اس عدالت کے رجسٹرار کو پیش کرے۔

ایچ۔ جی۔ این۔

اپیل خارج کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this
document